بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب جونپوری نور اللہ مرقدہٗ کے مرض الوفات کے احوال

از: مولانا عبد الرحیم لمباڈا
استاذِ دار العلوم بری، یوکے

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ، أما بعد !

حضرت شیخ یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسبِ معمول رمضان المبارک کے شروع کے چند دن حرمین شریفین میں گذار کر سہارن پور تشریف لائے۔ ماہ رمضان میں طبیعت اچھی رہی، الحمد للہ تمام روزے برابر رکھے، تراویح مکمل پڑھی۔ تلاوت اور ذکر بالجہر کی مجلس کا اہتمام رہا۔ آخری عشرہ میں الحمد للہ ایک سو دس ۱۱۰/ کے قریب علماء اور مریدین حضرت سے فیضیاب ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔ عید کے روز طبیعت میں بشاشت تھی۔ حسبِ معمول حضرت پیر صاحب یعنی حضرت مولانا طلحہ صاحب دامت برکاتھم ابن شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے گھر تشریف لے گئے، اسی طرح شیخ عالم صاحب کے یہاں بھی تشریف لے گئے۔

عید کے بعد بھی مقامی دوست احباب کی آمد و رفت اور افاضہ و استفاضہ کا سلسلہ رہا، نئے طلبہ آنے شروع ہوئے۔ سات ۷ر شوال کو مدرسہ مظاہر علوم کی افتتاحی نشست رہی، اس درمیان قاری انیس صاحب نے حضرت شیخ سے اطلاعاً عرض کیا کہ حضرت نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے اس لئے حضرت ناظم صاحب وغیرہم آپ کی خدمت میں آرہے ہیں یہ سن کر شیخ نے فرمایا کہ ہاشم مدرسہ والے آرہے

ہیں ذرا یہاں اچھی سی چادریں بچھادو، مولوی ہاشم کہنے لگے کہ حضرت یہ بھی نئی چادر ہے، تو شیخ نے فرمایا کہ نہیں اچھی والی چادریں بچھادو، چنانچہ ناظمِ جامعہ مظاہر علوم حضرت اقدس مولانا سلمان صاحب دامت برکاتہم اساتذہ کے ساتھ افتتاحی نشست کے بعد سات آٹھ اساتذہ کو لے کر حضرت شیخ یونس صاحب کے حجرہ میں تشریف لے گئے اور سالِ نو کے لئے دعا اور کچھ نصیحت کی درخواست کی۔ حضرت نے فرمایا ''میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے پتہ نہیں میں پڑھا سکوں گا یا نہیں''۔ ناظم صاحب نے فرمایا ''اجی آپ تو ہر سال یہی فرماتے ہیں ان شاء اللہ آپ دس سال اور جئیں گے اور پڑھاتے رہیں گے'' حضرت مسکرادئے اور فرمایا ''میں دس سال زندہ رہ کر کیا کروں گا، پھر کچھ مختصر نصیحت فرمائی جس میں ﴿والفتنة أشدّ من القتل﴾ آیت پڑھ کر فتنوں سے تحفظ کی تاکید فرمائی۔ اس کے بعد مختصر دو منٹ کی دعا فرمائی۔ قاری انیس صاحب جو صبح و شام حضرت کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ طبیعت اُسی دن سے گرنی شروع ہوگئی تھی۔

مفتی ہاشم (حضرت کے ہر وقت کے خادم) کا بیان ہے کہ جمعہ کا دن آیا تو حضرت نے غسل فرمایا اور حسبِ معمول سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے گئے، دار جدید کی مسجد میں جمعہ کی نماز اُسی جگہ ادا فرماتے تھے جہاں قطب الاقطاب حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کا معتکف رہا کرتا تھا۔ حضرت پیر صاحب (مولانا طلحہ صاحب دامت برکاتہم) کا معتکف بھی وہیں رہتا ہے اور حضرت پیر صاحب جمعہ پڑھنے کے لئے وہیں تشریف لے جاتے ہیں، محراب کی دائیں طرف کونہ میں دیوار کے ساتھ حضرت پیر صاحب اور ان کے برابر میں حضرت شیخ یونس صاحب جمعہ ادا فرماتے ۔ اپنی زندگی کا آخری جمعہ بھی اسی طرح ادا فرمایا، لمبی نفلیں پڑھتے رہے پھر اپنے اوراد و وظائف میں

مشغول رہے۔ جمعہ سے فراغت پر حضرت پیر صاحب سے ملاقات علیک سلیک کے بعد اپنے حجرہ میں تشریف لے گئے۔

نور محمد نامی ایک طالب علم لندن سے حضرت کی شرحِ بخاری ''نبراس الساری'' پر کام کرنے کی غرض سے سہارن پور آیا، شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی آمد کی غرض بیان کی، شیخ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ''میرے یہاں کتاب پر کام کرنے کے لئے تو جہاد کرنا پڑتا ہے۔ تجھ سے ہو سکے گا؟'' اُس نے عرض کیا 'جی ان شاءاللہ کوشش کروں گا' فرمایا ''پیر سے کام شروع کریں گے اِن شاءاللہ''۔

حضرت پر چونکہ غنودگی طاری رہتی تھی اس لئے خدام نے سوچا کہ ڈاکٹر کو بلایا جائے۔ سینیچر (ہفتہ) کے روز ڈاکٹر رضوان صاحب قاری ایوب صاحب کے بلانے پر تشریف لائے، بلڈ پریشر ٹیسٹ کیا، جو نارمل تھا، پھر اُسی وقت حضرت سے خون اور پیشاب ٹیسٹ کی اجازت مانگی، اور اتوار کی صبح فجر کے متصلاً بعد تشریف لائے اور خون و پیشاب لے گئے، حضرت اس وقت ہشاش بشاش تھے خندہ پیشانی سے پیش آئے، ان کو بھی ناشتہ کرایا۔ اتوار شام کو غشی کی کیفیت بڑھ گئی لیکن بات سمجھ رہے تھے، جواب بھی دیتے تھے اور کچھ کہنا ہوتا تو صاف الفاظ میں فرمادیتے۔

پیر کی صبح کو قاری انیس صاحب فجر کے بعد ذکر کی مجلس کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت کی حالت دیکھ کر کچھ فکر مند ہوئے اور اپنے بعض احباب کو بلا کر حضرت کے پاس ذکر کے بعد سے لے کر تقریباً دس بجے تک بیٹھے رہے اور کوشش کی حضرت کچھ گفتگو فرماتے رہیں تاکہ کچھ بشاشت آئے، حضرت کے پاس کچھ لفافے تھے اُس میں کچھ رقمیں رکھی ہوئیں تھیں، حضرت نے ان کو گنوایا تو دس ہزار پانچ سو بیس ۱۰۵۲۰/روپے نکلے۔ فرمایا ''اِس مدرسہ میں دس ہزار دے آؤ'' اور ''پانچ سو بیس ۵۲۰/ روپے انیس تم اپنے مکاتب کے لئے لے لو'' پھر دو خاص ملفوظ بیان فرمائے، فرمایا ''استاد کے لئے زیادہ

پٹائی کرنا حرام ہے۔ ایک طالب علم کی استاد نے اتنی پٹائی کی کہ پاؤں کالا ہو گیا اور رگیں مر گئیں، اگر شرعی قاضی ہوتا تو قصاص لیا جاتا"۔ پھر فرمایا "کہ مریدوں کا بھی حق ہے شاگردوں کا بھی حق ہے ماتحتوں کا بھی حق ہے یہ حق بڑے اپنا سوچتے رہتے ہیں چھوٹوں کا نہیں سوچتے"۔ دوسرا ملفوظ یہ فرمایا کہ "برادری علاقہ خاندان کوئی چیز نہیں" ﴿وجعلناکم شعوباً وقبائل لتعارفوا﴾ پڑھ کر فرمایا "اللہ خود فرماتے ہیں کہ یہ سب صرف پہچان کے لئے ہے کوئی شخص پتہ معلوم کرنے آیا پتہ نہیں چل رہا ہے تو بتادیا کہ فلاں علاقہ کا ہے یہ مقصد ہے قرآن کا، فخر اور تکبر مقصود نہیں ہے" پھر ایک وجد والی کیفیت کے ساتھ فرمایا آگے دیکھو کیا فرماتے ہیں ﴿إن أكرمكم عند الله أتقاكم﴾ اس کے بعد فرمایا ہاں صحابہ کرام کی اولاد اگر توجہ کرتی ہے تو خوب ترقی کرتی ہے کیونکہ ان کے آباء واجداد نے جو مجاہدے کئے اُس نسبت سے یہ ترقی کر جاتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ہمت اور توجہ کریں"۔

درحقیقت یہی دو باتیں حدیث شریف میں بھی وارد ہوئی ہیں «الصلوٰة وما ملكت أيمانكم» اور «لا فضل لعربي على عجمي ولا لعجمي على عربي إلا بالتقوىٰ»۔ شیخ صاحب کی بھی آخری دینی گفتگو یہی تھی، اس کے بعد تو کوئی ضرورت کی بات ہی فرمائی جیسے "پانی لاؤ"، "وضوء کرا دو" وغیرہ۔

قاری انیس صاحب فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت خاموش ہو گئے۔ وہ سارا پیسہ جتنا وہاں تھا خرچ کرایا۔ ایک ہزار باقی رکھا اور فرمایا ایک ہزار میری ضرورت کے لئے کافی ہیں۔ پھر فرمایا "میں جمع کر کے کروں گا کیا؟ میں نے دوستوں کا لوگوں کا بہت کھار کھا ہے، میرے محسنین ہیں جن کا کھار کھا ہے، ان کا تو دینا ہی دینا ہے۔ لھٰذا باقی رکھ کر فائدہ ہی کیا ہے؟"

قاری انیس صاحب فرماتے ہیں کہ پھر تقریباً دس بجے ہم حضرت کے پاس سے اُٹھے، میں نے ہاشم سے کہا کہ ابھی کچھ افاقہ ہے، اسی طرح طبیعت رہی تو اول وقت میں ظہر پڑھا کر حضرت کو لٹا دینا۔ ہاشم کہتے ہیں کہ حضرت اس کے بعد مطالعہ میں مشغول ہو گئے اور مسند احمد کے حاشیہ پر کچھ تحریر بھی فرمایا اور عجیب بات یہ ہے کہ مطالعہ کے وقت غنودگی والی کیفیت ختم ہو جاتی تھی پورے استحضار کے ساتھ کتاب دیکھتے جیسے ہی کتاب رکھی پھر غنودگی شروع ہو گئی۔ یہ حضرت کی زندگی کا آخری دن ہے جس میں مطالعہ فرمارہے ہیں مِن المهد إلى اللحد کی صحیح تصویر یہی ہے، اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا مع المحبرة إلى المقبرة۔

قاری انیس صاحب فرماتے ہیں کہ بندہ ظہر کے بعد پھر آیا تو دیکھا حضرت غنودگی میں ہیں اور نماز کی تیاری ہو رہی ہے، تین ساڑھے تین کے قریب حضرت نے نماز کی نیت باندھی مگر پھر غنودگی والی کیفیت کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر عصر اور مغرب کے بعد حضرت کی طبیعت بالکل مضمحل ہو چکی تھی البتہ کبھی سیدھے بیٹھ جاتے کبھی ٹیک لگا کر بیٹھتے اور حضرت کی آنکھیں پلٹ چکی تھیں رُعب والی آنکھیں نہیں رہی تھیں مردنی والی آنکھیں نظر آرہی تھیں جس سے خوف ہونے لگا تھا۔ بندہ عشاء کے وقت پھر چھوٹے بچے کے ساتھ آیا پھر آنکھیں دیکھیں تو بڑا عجیب انداز اور بہت دیر میں تو سر ہی اُٹھا پائے۔ خدام کو ڈر بھی لگا کہ معاملہ کچھ اور ہو مگر چونکہ شیخ اس سے زیادہ خطرناک حالات سے دوچار ہو کر نکل آئے تھے اس لئے صحیح بات کا اندازہ نہ لگا سکے۔

ہاشم کا بیان ہے کہ رات خلافِ معمول تقریباً نو بجے کے بعد تھوڑا سا کھانا تناول فرمایا۔ پھر تقریباً دس بجے عشاء پڑھی اس درمیان بھی غنودگی والی کیفیت طاری رہی۔ عشاء سے فراغت کے بعد ایک ڈیڑھ گھنٹہ تک حضرت بیٹھے رہے، پھر کئی مرتبہ کہنے کے بعد حضرت لیٹ گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد

اُٹھ کر بیٹھ گئے، آدھی رات کے بعد حضرت دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے تھے لیکن سیدھے نہیں ہو پا رہے تھے، کئی بار پانی طلب فرما کر نوش فرمایا، غنودگی کے ساتھ کھجلی بھی بہت ہو رہی تھی۔ فجر کے لئے عرض کیا کہ وقت ہو گیا وضوء کرادوں تو حضرت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب کہ عشاء کے لئے عرض کرنے پر فرمایا تھا کہ ''کرادو! اور جلدی سے عشاء پڑھادو کیونکہ میرے وضوء کا کوئی بھروسہ نہیں''۔ فجر کے وقت غشی اس قدر ثقیل تھی کہ فجر ادا نہیں فرما سکے۔

قاری انیس صاحب کہتے ہیں کہ میں جب اپنے یہاں فجر سے فارغ ہو کر ذکر کے لئے حاضر ہوا تو کواڑ بند تھے اندر ہاشم اور حضرت تھے، میں نے سمجھا حضرت کو اُلجھن ہو گی اس لئے برآمدہ میں ہی ذکر کر لیا۔ بیس پچیس منٹ ذکر کے بعد اندر داخل ہوا تو عجیب کیفیت دیکھی کہ ایک پاؤں پیچھے کی طرف پھیلا ہوا دوسرا مڑا ہوا تھا اور حضرت کا پیٹ اور سینہ زمین سے لگا ہوا تھا جیسے کہیں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنا ہے مرتے وقت کبھی گال زمین پر رگڑ رہے ہیں کبھی ماتھا زمین پر رگڑ رہے ہیں، حضرت کچھ فرما رہے تھے مگر کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا شاید اللہ کے حضور میں الحاح وزاری فرما رہے تھے۔ بندہ نے ہاشم سے کہا'' حالت بہت خطرناک معلوم ہو رہی ہے۔۔۔ حضرت کو لٹا دیتے ہیں'' ہمت کر کے حضرت کو لٹا دیا، ہوش تو تھا نہیں مگر لٹانے پر لیٹ گئے۔ ہم نے سوچا کہ حضرت سو جائیں تو بہت اچھا ہے تھوڑا آرام ہو جائے۔

ہاشم کا بیان ہے کہ حضرت بہت گہری نیند میں چلے گئے، آٹھ بجے کے قریب حضرت کے خراٹے لینے سے ہم مطمئن ہو گئے کہ حضرت کو آرام آگیا۔ جب خراٹے بند ہو گئے تب گھبرا کر مفتی صالح وغیرہ کو بلایا انہوں نے مدرسہ کے ڈاکٹر کو بلایا اُس نے چیک کر کے کہا کہ سانس بھی ہے اور نبض بھی ہے، بلڈ پریشر بھی ٹھیک ہے، مگر بے ہوشی اور حالت کی نزاکت دیکھ کر ڈاکٹر نے کہا کہ حضرت کو فوراً آئی سی یو (ICU) میں لے جاؤ۔ ہسپتال پہنچ کر وہاں کے ڈاکٹر نے ساری مشینیں لگائیں اور چیک کرنے کے بعد

کہا کہ حضرت کا تو وصال ہو گیا ہے۔ قاری انیس صاحب کا اندازہ ہے کہ وہ جو صبح کو غشی والی کیفیت تھی وہی نزع کی حالت تھی اور حضرت نے اُس کے کچھ ہی دیر بعد اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ إنا لله وإنا اليه راجعون ، إنّ لله ما أخذ وله ما أعطى وكل عنده بأجلٍ مُسمّى ، اللّهم أجرنا فى مصيبتنا هذه وأخلف لنا خيراً منها ، اللّهم اغفر لشيخنا وارحمه وعافه واعف عنه ووسّع مدخله واكرم نزله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقّه مِن الذنوب والخطايا كما يُنقّى الثوب الأبيض من الدنس ، اللّهم اجعل قبره روضة من رياض الجنة ، اللّهم افتح له مفسحاً في جنة عدن يا رب العالمين ، اللّهم جازه بالحسنات احساناً وبالسيّئات عفواً وغفراناً ، اللّهم أبدله داراً خيراً من داره وأهلاً خيراً من أهله ، اللّهم اغفرلنا وله يا رب العالمين ، اللّهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنّا بعده .

حضرت والا کا سانحہ ارتحال بروز منگل ۱۶/ شوال ۱۴۳۸ھ (مطابق ۱۱/جولائی ۲۰۱۷ء) کو پیش آیا۔ انتقال کی خبر نہایت تیزی سے پھیل گئی۔ دور دور سے لوگ آخری دیدار کے لئے حاضر ہونے لگے۔ ایسے ایسے لوگ حاضر ہوئے جنہوں نے حضرت کا نام بھی نہیں سنا ہوگا، صرف یہ جان کر کہ سہارن پور میں ایک بزرگ کا انتقال ہوا ہے جنازہ میں شرکت کے لئے امنڈ آئے۔ پولیس نے بہترین سیکورٹی فراہم کی، فوج کو بھی حفاظت کی غرض سے حاضر ہونا پڑا، غیر مسلموں نے بھی اپنی دوکانیں بند کر دیں اور راستہ میں آنے والے مہمانوں کے لئے وضو کا پانی اور پینے کا پانی فراہم کیا۔

مقامی حضرات کا بیان ہے کہ سہارن پور نے ایسا جنازہ کبھی نہیں دیکھا اور شاید کبھی دیکھ بھی نہ پائے۔ واقعی حضرت شیخ یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے ایسی ہی کشش عطا فرمائی تھی کہ ان کی حیات

میں بھی باوجود ان کی ڈانٹ ڈپٹ کے لوگ جوق در جوق ان کی طرف کھنچے جاتے تھے اور وفات کے بعد بھی اسی طرح کھینچے چلے آئے۔

حضرت شیخ یونس صاحب رحمۃاللہ علیہ کی وصیت تھی کہ اگر انڈیا میں انتقال ہو تو ان کو ناظم صاحب (حضرت مولانا اسعداللہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ) کے پہلو میں دفن کیا جائے، اس کے لئے کوشش کی گئی۔ اللہ نے اس میں کامیابی نصیب فرمائی اور حضرت ناظم صاحب رحمۃاللہ علیہ کے برابر میں قبر تیار ہو گئی۔ شیخ کی وصیت تھی کہ ایک سادہ غلافِ کعبہ کا چند انگل کے بقدر چھوٹا سا ٹکڑا اور روضہ شریفہ کی کچھ مٹی ایک بکس میں ہے، اس کو بھی ساتھ دفن کیا جائے خادم کو بر وقت یاد آ گیا اور اس کو تلاش کر کے حضرت کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے تدفین میں شامل کیا گیا۔

نماز جنازہ حضرت اقدس پیر صاحب دامت برکاتہم نے پڑھائی۔ شیخ مرحوم اور حضرت پیر صاحب میں آپس میں بے حد محبت تھی۔ عید کے روز تو ملاقات کرنے کچے گھر تشریف لے گئے اور جمعہ کو بھی ملاقات ہوئی تھی۔ اب حضرت پیر صاحب آپ کا جنازہ پڑھا رہے تھے۔ شیخ صاحب عموماً ختم بخاری شریف پر حضرت پیر صاحب کو دعا کے لئے بلایا کرتے تھے اب حضرت پیر صاحب ان کے جنازہ پر دعا پڑھ رہے تھے۔ پیر صاحب کی جنازہ پڑھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی مگر ناظم صاحب (مولانا سلمان صاحب دامت برکاتہم) نے ہمت دلائی کہ ہم آپ کے پیچھے تکبیرات زور سے کہلوادیں گے، تب حضرت پیر صاحب تیار ہوئے، اور انتہائی گریہ وبکاء کے ساتھ نماز پڑھائی۔

عصر کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی اور غروب آفتاب کے ساتھ یہ آفتابِ علوم نبوت بھی سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ کی نماز میں بے حساب مخلوق تھی، کسی نے آٹھ سے دس لاکھ کا اندازہ لگایا کسی نے کم، بعض دوسرے اضلاع کے لوگ تو جنازہ میں پہنچ بھی نہیں سکے، صرف مقامی لوگوں کا اتنا بڑا مجمع ہو گیا۔

اللہ پاک شیخ مرحوم کے درجات بے حساب بلند فرمائے اور ان کی خدمتِ حدیث کا ان کو بہترین بدلہ عطا فرمائے کہ تقریباً پچاس سال تک بخاری شریف کی خدمت کرتے رہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال یکم شوال کو ہوا تھا اور اس خادمِ بخاری کا انتقال ۱۶/شوال کو ہوا۔ حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ سلفِ صالحین اس بات کو پسند کرتے تھے کہ کچھ اعمال صالحہ کے بعد اس دنیا سے جائیں جیسے حج یا رمضان کے روزے وغیرہ۔

رمضان کے آخری عشرہ میں جو خدام حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک مولانا صاحب کا بیان ہے حضرت شیخ نے ان سے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین کو خواب میں دیکھا شیخین میں سے ایک نے فرمایا "آؤ! جلدی آؤ بہت دیر ہو گئی اب کتنی دیر انتظار کراؤ گے"۔ انتقال کے بعد ایک اور عالمِ دین نے دیکھا کہ شیخ مرحوم ایک چارپائی پر کسی بزرگ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور دونوں کے ہاتھ میں شربت کا گلاس ہے جس کو نوش فرما رہے ہیں۔ ایک اور خادم نے دیکھا کہ آپ اپنے حجرہ میں تشریف فرما ہیں چہرہ بہت نورانی اور گلاب کے پھول کی طرح خوبصورت ہے۔

اللہ پاک حضرت کی قبر مبارک کو تاحد نظر کشادہ فرمائے۔ جنت کے باغات میں سے ایک بہترین باغ بنائے۔ حضرت کو ان کی قبر میں بے حد سکون اور آرام نصیب فرمائے۔ حضرت کے درجات بے حساب بلند فرمائے، حضرت کے تمام خدام و متعلقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بحرمة سید المرسلین وصلوات الله وسلامه علیه وعلی آله إلی یوم الدین-